© rasailojaraid.com

تاریخ کی شہادت

نواب کالاباغ نے مولانا محمد گل شیر کو شہید کرایا

''امیر محمد! تم نے ایک نیک آدمی کو مروایا، تمہارا انجام بُرا ہوگا۔'' (والدہ کی بددُعا)

ایک ریٹائرڈ پولیس افسر کے انکشافات

ڈیرہ غازی خان (مظہر لاشاری سے) سابق گورنر مغربی پاکستان نواب آف کالاباغ، ملک امیر محمد خان، صوم و صلوٰۃ کے انتہائی پابند ہونے کے باوجود اپنی مخالفت برداشت نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے 1945ء میں مجلس احرار اسلام کے معروف مبلغ مولانا محمد گل شیر کو اپنے خلاف تقریر کرنے پر قتل کروادیا تھا۔ جس سے ناراض ہو کر نواب کی والدہ نے انہیں بددعا دی تھی کہ:

''امیر محمد! تم نے بہت بُرا کیا ہے، ایک نیک آدمی کو مروادیا ہے۔ تمہارا انجام بُرا ہوگا۔''

یہ انکشاف ایک ریٹائرڈ پولیس افسر نے نوائے وقت سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ جن کا نواب کالاباغ قتل کیس کی تفتیش سے براہِ راست تعلق تھا۔ ریٹائرڈ ڈی ایس پی نے جن کا تعلق ڈیرہ غازی خان سے ہے، اپنا نام صیغہ راز میں رکھنے کی استدعا کرتے ہوئے نواب آف کالاباغ کے پراسرار قتل کی تفصیلات بتائیں۔ انہوں نے نواب کے خاندانی ذرائع کے حوالے سے انکشافات کرتے ہوئے بتایا کہ نواب اپنی والدہ کا بے حد احترام کرتے تھے اور ان کی قدم بوسی کے بعد دن کا آغاز کرتے تھے۔ عرصہ تک اپنی ماں کی اس بددعا پر پریشان رہے جو بالآخر پوری ہوئی۔ نواب کالاباغ کو اُن کی بہو نے پسٹل سے فائرنگ کر کے ان کے بیڈروم میں قتل کیا تھا جبکہ قتل کا الزام ان کے بیٹے اسد پر عائد ہوا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ نواب کالاباغ کی بہو کا تعلق نواب آف قلات کے خاندان سے تھا اور وہ قدرے آزاد خیال واقع ہوئی تھیں۔ گورنر مغربی پاکستان کے عہدے سے سبکدوشی کے بعد جب نواب ملک امیر محمد خان کالاباغ میں واپس اپنی جاگیر پر پہنچے تو مشرقی روایات پر سختی سے کاربند نواب نے اپنی بہو کو بے حجابانہ ٹینس کھیلتے دیکھا تو غصے سے بے قابو ہو گئے اور اپنی بہو کے منہ پر زوردار تھپڑ رسید کر دیا۔ جس سے ان کے کان سے خون بہنے لگا۔ بہو کو اپنی توہین کے شدید احساس نے برافروختہ کر دیا، اور وہ پسٹل لے کر اپنے سُسر کے بیڈروم میں داخل ہوگئیں۔ اپنی توہین کا بدلہ لینے کے لئے ان پر پے در پے 9 گولیاں چلائیں جس سے وہ موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

راوی سابق پولیس افسر نے بتایا کہ انہیں قتل کے تین ماہ بعد اس قتل کی تفتیش کے سلسلے میں کالا باغ جانے کا موقع ملا' اور وہ ایک ماہ تک وہاں مقیم رہے۔ جہاں نواب خاندان کے انتہائی قریبی اور قابلِ اعتماد ذرائع نے انہیں ان تفصیلات سے آگاہ کیا۔ تاہم خاندان کو سکینڈل سے بچانے کے لئے جرم جو ایک خاتون سے سرزد ہوا اس کے شوہر نے اپنے ذمے لے لیا۔ ریٹائرڈ ڈی ایس پی نے بتایا کہ ایک سے زیادہ بار نواب کی قبر کشائی کی گئی آخر تنگ آکر مرحوم کے بڑے بیٹے نے قبر کشائی کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ کالا باغ میں رائے عامہ کا تائثر یہ تھا کہ نواب کالا باغ جیسی جابر شخصیت کا قتل مکافات عمل کا نتیجہ ہے۔

(مطبوعہ ''نوائے وقت'' ملتان۔ صفحہ اوّل' 23 فروری 2004ء)

☆☆☆

محسن ☆سئیں دی یاد اِچ

آون مونجھاں تیڈیاں میکوں بیٹھا سکداں بیٹھا روندا ں
ہاں بے عملا تے بے سملا ونجاں کیویں بیٹھا روندا ں
ڈیکھاں گلشن سئیں محسن دا کھڑا چماں اَکھیں ٹھاراں
نشانی ہے سئیں محسن دی ایندی بنیاد تے میں واراں
مہیمن پیر ہے دلگیر واہ اخلاق تے گفتاراں
ونڈا وے فیض رائے پور دے کراوے او ذکر مہواراں
کفیل سئیں رہے کھلدا ہُوس آباد گھر شالا
ہے رکھوالا اے گلشن دا ایویں آکھیا سئیں محسن ہا
کیتی خدمت ایں محسن دی نہ کرسی کوئی ایں ماجایا
جیویں ہا حق خدمت دا ایویں کیتا سئیں پوراہا
کیتس راضی سئیں محسن کوں ہُوس راضی سئیں حق تعالیٰ
ملے صلہ جنت ایکوں ہُوس درجہ بلند اعلیٰ

فقیر اللہ رحمانی (رحیم یار خان)

☆ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمتہ اللہ علیہ

© rasailojaraid.com